ٹیلیفون نمبر ۳۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

جلد ۳۴ | ۱۶ ماہ ہجرت ۱۳۲۵ ہش | ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۶۵ھ | ۱۶ مئی ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۱۵

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۵ ماہ ہجرت۔ آج ۷ بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو سر درد کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

قادیان ۱۵ ماہ ہجرت۔ حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

دہلی سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ میجر صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب کی بڑی لڑکی عزیزہ امۃ الشافی زیادہ بیمار ہے صحت کے لئے دعا کی جائے۔

جناب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کا دایاں ہاتھ اور پاؤں ابھی تک نمایاں طور پر مفلوج ہیں۔ زبان بھی ویسی ہی ہے۔ خیال ہے کہ حملہ کا اثر رک گیا ہے عام طبیعت اچھی ہے۔ احباب ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

خان بہادر چودہری ابوالہاشم خان صاحب کی بیماری میں ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب ان کی

احرار کے جھوٹے دعوے

کیا احرار برطانیہ سے جنگ شروع کر دینگے؟

(از ایڈیٹر)

ہر ایسے موقعہ پر جبکہ یہ توقع ہو کہ شہرت اور مادی فوائد پبلک سے حاصل ہو سکیں گے۔ احرار شور مچا مچا کر اور بڑے زور سے چلا چلا کر کہا کرتے ہیں کہ ہم یہ کر دینگے۔ وہ کر دینگے لیکن وقت آنے پر جب انہیں نہایت بری طرح ناکام و نامراد ہونا پڑتا ہے۔ تو پھر جھاگ کی طرح بیٹھ جاتے ہیں۔ ابھی حال ہی کا واقعہ ہے انتخابات کے دوران میں احرار نے ہندوستان کے تمام صوبوں میں اپنے نمائندے کھڑے کئے۔ اور اس ادعا کے ساتھ کھڑے کئے کہ

"مجلس احرار نے مرزائیت کے خلاف گذشتہ پندرہ برس میں جو کام کیا ہے وہ رائیگاں جانے والا نہیں"

اور لکھا کہ

"انتخابات میں احرار کی کامیابی بھی اتنی ہی غیر متوقع شاندار اور ہمہ گیر ہو سکتی ہے جیسی انگلستان میں لیبر پارٹی کی ہوئی"

لیکن نتیجہ کیا نکلا یہ کہ کل ۵۲۵ مسلم نشستوں میں سے احرار کو صرف ایک سیٹ حاصل ہوئی۔ اس پر بھی ڈھٹائی کا یہ عالم تھا کہ اسے اپنی اخلاقی کامیابی قرار دے دیا۔

احرار کی اس سے بھی بہت زیادہ شاندار کامیابی اور ان کے ادعا کی صداقت کی ایک اور مثال یہ ہے کہ جب گذشتہ جنگ عظیم شروع ہوئی۔ تو احرار نے بڑے زور شور کے ساتھ اعلان کیا کہ

"احرار کا نصب العین یہ ہے کہ انگریز سے تعاون نہ کیا جائے"۔ اور اسی سلسلہ میں اپنے اثر و رسوخ کا ثبوت پیش کرتے ہوئے کہا کہ

"جب تک مجلس احرار زندہ ہے ساحل ہند سے ایک مسلمان بھی ان برطانوی جنگوں میں شمولیت کے لئے نہیں جا سکے گا"

لیکن جب دوران جنگ روزانہ کئی کئی جہاز ہندوستان کے ساحل سے فوجوں سے بھرے ہوئے مختلف اطراف میں روانہ ہوتے تھے۔ اور ہزاروں مسلمان میدان ہائے جنگ میں پہنچ رہے تھے تو اس وقت احرار نہ معلوم کس بل میں جا گھسے اور کیوں انہوں نے ہزاروں افراد کو ساحل ہند سے روانہ ہونے دیا۔

اس قسم کی مثالیں کئی پیش کی جا سکتی ہیں۔ لیکن احرار کی حقیقت واضح کرنے کے لئے یہی کافی ہے۔ مگر کس قدر تعجب اور حیرت کا مقام ہے۔ کہ یہی احرار جن کے لمبے چوڑے دعوے نہایت ہی ذلت اور رسوائی کے ساتھ جھوٹے ثابت ہو چکے ہیں۔ اب بھی اسی قسم کی ڈینگیں مارنے سے باز نہیں آتے۔ چنانچہ حال میں احرار نے دہلی میں ایک جلسہ کر کے اپنی بہادری اور شجاعت کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے۔ کہ

"سول وار نہیں ہوگی کیونکہ مشن اگر کامیاب ہوا تو وجاہت اور شہرت کے طلبگار لیگی حضرات انگریز کی طرح کانگریس و قوم پروردں کی خوشامد شروع کر دینگے۔ اور اگر ناکام ہوا تو ہم (احرار) حکومت و لیگ کے اس عزم کے لئے ایک منٹ بھی نہیں دینگے۔ ہم برطانیہ سے فوراً جنگ شروع کر دینگے۔ جیل بھر دینگے پھانسی کی رسیاں ہمارا انتظار کرینگی۔ اسکے بعد اگر فسادات ہوئے تو حکومت اور لیگ ذمہ دار ہوگی۔ ہم اسکے ہرگز ذمہ دار نہ ہونگے" (احرار آرگن افضل ۸ مئی)

سول وار روکنے کا یہ طریق تو نہایت عجیب ہے اور ممکن ہے کامیاب بھی ہو۔ لیکن خطرہ یہی ہے۔ کہ اس کو عمل میں نہیں لایا جائیگا۔ اور وقت آنے پر احرار اسی طرح اسے نظر انداز کر دینگے۔ جس طرح اپنے پہلے کئی ایک دعوؤں کو رد کر چکے ہیں۔ جاننے غور ہے کہ جب احرار اپنے ہی اعلان پر عمل نہیں کرتے۔ اور عمل کے وقت گمنامی کے گوشہ میں جا چھپتے ہیں تو ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا اعلان کرتے جانے کا مطلب ہی کیا ہے۔ کیا احرار اسکے اپنی بات پر پکے رہینگے۔ اور جو کچھ آج کہہ رہے ہیں۔ وہ وقت پر کر کے دکھائینگے؟

کیا آپ نے تبلیغی خط و کتابت میں حصہ لیا ہے؟

سال بھر میں صرف ۱۹۲ خطوط لکھ دینا ایک معمولی سی قربانی ہے۔ جس کا آپ سے مطالبہ ہے۔ ہر وہ شخص جو معمولی تعلیم یافتہ بھی ہے۔ اس پر فرض عائد ہوتا ہے۔ کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو یاد کر کے اس قربانی میں حصہ لے۔ یہ خیال کرنا کہ ہماری خط و کتابت کیا اثر کر سکتی ہے غلط ہے۔ ۱۹۲ خطوط کسی شخص کے پاس آپ کے پہنچ جائیں۔ تو وہ آپ کا گہرا دوست بن جائے گا۔ احمدیت پر غور کرنے کی تحریک اس کے دل میں پیدا کرنے کے آپ موجب ہوں گے۔ ممکن ہے اس کو آپ کی وجہ سے ہی ہدایت مل جائے۔ پس جلد اپنی تعلیم پیشہ عہدہ وغیرہ اور دیگر کوائف سے مطلع فرمائیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

آپ کے لئے ابھی خدمت دین کا موقعہ ان صورتوں میں موجود ہے

(۱) آپ اس سال کم از کم ۱۵ روز اور زیادہ سے زیادہ اپنی رخصتیں تبلیغ کے لئے وقف کردیں۔ اور مرکز کے مقرر کردہ مقام پر جاکر جہاد کریں۔ ہر وقف کرنے والے صاحب کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی رائے بھی لکھوائے کہ فلاں جگہ وہ زیادہ موثر تبلیغ کرسکتا ہے۔ یا رشتہ داروں میں زیادہ موثر تبلیغ کرسکتا ہے۔

(۲) آپ تبلیغی خط و کتابت میں حصہ لیں۔ مرکز آپ کو سعید روحوں کے پتے مہیا کریگا۔ آپ دوران سال میں کم از کم ۴۸ خطوط ان کو لکھ ڈالیں۔ ہفتہ میں ایک پتہ پر ایک خط اور آپ کو صرف ۶ پتے بھجوائے جائیں گے۔ اس طرح آپ کو سال میں صرف ۱۹۲ خطوط لکھنے ہوں گے۔ یہ معمولی قربانی ہے۔ لیکن ثواب عظیم ہے۔ مبارک ہیں وہ وجود جو جلد توجہ کریں۔ ایسے مجاہد اپنی تعلیم اور پیشہ و عہدہ ضرور لکھیں۔ اور حلقہ جوزیر اثر ہو۔ (ناظر دعوت تبلیغ)

ضروری اعلان سال میں کم از کم ایک احمدی بنانے کے متعلق

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے۔ کہ ہر بالغ احمدی سال میں کم از کم ایک احمدی بنانے کا عہد کرے۔ اور جماعتیں بھی یہ عہد کریں۔ کہ سال میں اپنی موجودہ تعداد کے برابر احمدی بنائیں گی۔ اس ارشاد کی تعمیل کے لئے فارم تحریک وعدہ بیعت تمام جماعتوں کو مارچ ۱۹۴۶ء کے وسط میں بھجوادیا گیا تھا۔ اس تحریک پر دو ماہ سے زائد عرصہ گذر گیا ہے۔ متعدد مرتبہ یاد دہانی بھی کرائی گئی۔ حتیٰ کہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی مجلس مشاورت کے موقعہ پر اس بارہ میں خاص طور پر دو مرتبہ توجہ دلائی۔ اور فرمایا کہ وعدے بہت جلدی بھجوائے جائیں۔ لیکن ابھی تک صرف ۱۱۴ جماعتوں نے ۲۱۵۸ افراد کے ۲۵۰۷ وعدہ ہائے بیعت بھجوائے ہیں۔ جماعتیں فوری طور پر توجہ فرمائیں۔ اور تکمیل شدہ فارم تحریک وعدہ بیعت بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ (انچارج دفتر بیعت قادیان)

۳۱ مئی کا دن یاد رکھیں

احباب کرام نوٹ فرمادیں۔ کہ تحریک جدید کے مالی سال کی ششماہی اول ۳۱ مئی کو ختم ہورہی ہے۔ ہر وہ شخص جو تحریک جدید کے دفتر اول کے بارھویں سال میں شامل ہے۔ یا دفتر دوم کے سال دوم میں شمولیت کی سعادت رکھتا ہے۔ اسے چاہیئے کہ ۳۱ مئی کا دن آنے سے پہلے اپنا وعدہ سو فی صدی مرکز میں بھیج دے۔ تا اس کا نام دعا کے لئے حضرت اقدس کے حضور پیش کیا جاسکے۔ (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

چندہ برائے توسیع کالج

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۱۶ اپریل ۱۹۴۶ء کے خطبہ جمعہ میں فرما چکے ہیں۔ کہ توسیع کالج کے لئے دو لاکھ پانچ ہزار روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ لیکن اس مد میں ۱۳ مئی تک صرف -/۹۱۶۹۶ کے وعدہ جات موصول ہوئے ہیں۔ عہدیداران جماعت احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کے دوستوں کے وعدے لے کر جلد سے جلد ارسال فرمائیں۔ نیز ان کی وصولی کی بھی فوری کوشش کریں۔ (ناظر بیت المال)

ضروری اعلان

جملہ جماعتہائے ضلع گوجرانوالہ کے امراء پریذیڈنٹ و سیکرٹری صاحبان کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ اپنی اپنی جماعت کے ان افراد کو جو رائے دہندہ درج کئے جانے کے اہل ہیں۔ فہرست رائے دہندگان میں درج کرائیں۔ اور ایسے تمام افراد کی فہرست کی ایک نقل مجھے بھیج دیں۔ تا کہ مرکز میں بھجوائی جاسکے۔ جماعت کا کوئی فرد جو قواعد کے مطابق رائے دہندہ درج ہوسکتا ہو۔ درج ہونے سے نہ رہ جائے۔

(خاکسار محمد بخش میر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے ضلع گوجرانوالہ)

سنگاپور میں تبلیغ احمدیت کی شاندار فتح

ستائیس (۲۷) اصحاب کی بیعت کا اعلان

سنگاپور ملایا میں مکرم جناب مولوی غلام حسین صاحب ایاز مجاہد احمدیت کے ذریعہ ستائیس (۲۷) اصحاب نے بیعت کی ہے۔ فہرست نومبایعین درج ذیل کی جاتی ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے احمدیت کی ترقی کے لئے ان مقامات پر کس طرح دروازے کھول دئے ہیں۔ جہاں احمدیت کا ذکر سننا بھی کوئی پسند نہ کرتا تھا۔ اور ایسی صورت میں احمدی نوجوانوں کو میدان تبلیغ میں داخل ہونا کس قدر ضروری ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ مکرم مولوی صاحب کو بیش از پیش کامیابی عطا کرے۔ نومبایعین کے نام حسب ذیل ہیں:-

(۱) نظام الدین صاحب۔
(۲) محترمہ فاطمہ صاحبہ۔
(۳) این۔ بی جمال دین صاحب
(۴) محترمہ امۃ الرحمن صاحبہ
(۵) عبد الغفور صاحب
(۶) احمد نبی صاحب
(۷) الیس عدنان صاحب
(۸) محمد بخش صاحب
(۹) محمد یوسف صاحب
(۱۰) محمد ارشد صاحب۔
(۱۱) مصطفیٰ صاحب۔
(۱۲) عبد الغنی صاحب۔
(۱۳) محمد یونس فاروق صاحب
(۱۴) حاجی عبد اللہ صاحب۔
(۱۵) محمد اسماعیل صاحب۔
(۱۶) عبد الحلیم صاحب۔
(۱۷) محمد نور صاحب۔
(۱۸) حسن بن حاجی محمد نور صاحب
(۱۹) وارث محمد صاحب۔
(۲۰) سلیمان بن یوسف صاحب۔
(۲۱) حاجی صالح بن حاجی محمد نور صاحب
(۲۲) عباس بن یاسین صاحب
(۲۳) صالح بن احمد صاحب
(۲۴) حاجی جعفر بن حاجی مصطفیٰ صاحب
(۲۵) شفیع بن حاجی طاہر صاحب
(۲۶) یاسین بن حاجی محمد نور صاحب
(۲۷) احمد بن الانگ صاحب

نتیجہ امتحان جامعہ نصرت

درجہ ممہدہ

رول نمبر	نام امیدوار	نمبر حاصل کردہ (کل نمبر ۸۰۰)
۱	سلمہ سیارہ	۴۱۲½
۲	قدسیہ بیگم	۵۳۶
۳	زکیہ بیگم	۴۷۹
۴	صفیہ ثاقب	۴۴۶
۵	کلثوم محمودہ	۴۱۴
۶	نعیمہ بیگم	۳۸۳
۷	امۃ الرشید	۵۵۸
۸	شاکرہ	کمپارٹمنٹ ادب (ب)
۹	مسعودہ بیگم	۴۶۰
۱۰	رشیدہ سلمہ	۴۷۹
۱۱	بشریٰ شمس	۴۵۷
۱۲	امۃ الہادی	۴۱۰
۱۳	علیمہ طاہرہ	کمپارٹمنٹ انگلش
۱۴	سیدہ سلیمہ بیگم	کمپارٹمنٹ انگلش
۱۵	امۃ الحی	۳۹۲

نوٹ:- کمپارٹمنٹ میں آنے والی طالبات کا امتحان ۱۵ جون کو نصرت گرلز سکول میں ہوگا۔ فیس داخلہ ڈیڑھ روپیہ ادا کرنی ہوگی۔

درجہ عالمہ

رول نمبر	نام امیدوار	نمبر حاصل کردہ
۱۹	سارہ صدیقہ	۶۶۳/۹۵۰
۱۸	عائشہ	۶۲۴
۱۷	امۃ العزیز	کمپارٹمنٹ ادب (ب)

امتحان ۱۵ جون کو نصرت گرلز سکول میں ہوگا۔ اور فیس داخلہ دو روپے ادا کرنی ہوگی۔

۲۰ سیدہ بشریٰ بیگم - انگریزی کا امتحان ہونے کے بعد نتیجہ نکالا جاویگا۔ ۱۵ جون کو امتحان نصرت گرلز سکول میں ہوگا۔

(سکرٹری امتحان کمیٹی مجلس تعلیم)

نتیجہ جماعت ہفتم مدرسہ احمدیہ

رول نمبر	نام امیدوار	نمبر حاصل کردہ
۱۳۰	غلام رسول	۶۰۶/۱۰۷۵
۱۳۱	محمود احمد	۵۷۱
۱۳۲	مسعود حسین شاہ	۵۷۴
۱۳۳	محمد احمد پانی پتی	۶۷۸
۱۳۴	عبد المنان قادر آباد	کمپارٹمنٹ انگلش

امتحان کمپارٹمنٹ یکم جولائی کو ہوگا.....

(۱۳۶) محمد حسین حامد ۵۰۷ - (۱۳۸) نظام الدین ۵۶۷

(سیکرٹری امتحان کمیٹی)

ہدایاتِ زریں

فرمودہ

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

(۱) مومن کا مقام خدا تعالیٰ کا عرش ہوتا ہے۔ وہ جسم کے لحاظ سے زمین پر ہوتا ہے۔ لیکن خیالات کے لحاظ سے اس بلند مقام پر پرواز کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر ہوتا ہے۔ اس لئے وہ تمام قسم کی رنجشوں سے بالا ہوتا ہے۔ اس کے لئے چھوٹے یا بڑے۔ جاہل یا عالم۔ اپنے یا پرائے کا سوال نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ سب کو ایک نظر سے دیکھتا ہے (رپورٹ مجلس مشاورت ۳۵ء صفحہ ۱۳۴)

(۲) ہماری چھوٹی چھوٹی غلطیاں بھی دین کے حق میں بڑی خطرناک ثابت ہو سکتی ہیں۔ اور ہمارے قدم کی ذرا سی لغزش اس قدر نقصان پہنچا سکتی ہے۔ جو صدیوں بھی دور نہ ہو سکے۔ (صفحہ ۲)

(۳) ہر بات میں خشیت اللہ کو مدنظر رکھیں (صفحہ ۲)

(۴) مایوس انسان نہیں ہوتا بلکہ حیوان ہوتا ہے۔ (صفحہ ۷) جو مایوس ہوتا ہے وہ خدا کی رحمت کو کھو دیتا ہے (صفحہ ۸)

(۵) جو قومیں کام کرنے والی ہوتی ہیں۔ اور جنہوں نے دنیا کو فتح کرنا ہوتا ہے۔ ان کے اعمال اور عادات دوسری قوموں سے بالکل مختلف ہوتے ہیں۔ وہ اپنی ذمہ داری کو سمجھتی اور وقت کی قدر کرتی ہیں۔ (صفحہ ۱۱)

(۶) چونکہ ہم لوگوں کی عادت میں یہ بات داخل ہو گئی ہے کہ ہم وقت کی پابندی نہیں کرتے۔ اس لئے جب کہا جاتا ہے کہ فلاں وقت آنا ہے تو لوگ سمجھ لیتے ہیں کہ اس وقت ضرور نہیں آنا۔ (صفحہ ۱۲)

(۷) اگر ہم دنیا میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں۔ تو ہمارے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وقت کی پابندی کی جائے۔ وقت معین پر نہ آنا سستی پر دلالت کرتا ہے۔ اور کامیاب ہونے والے لوگوں میں سستی نہیں ہونی چاہیئے۔ (۷)

(۸) انسان کی عقلمندی کی علامت ہی یہ ہے کہ وہ وقت اور موقعہ پہچانتا ہے دنیا میں جتنے کام ہیں ان میں موقعہ شناسی ہی ایک ایسی بات ہے جس سے حسن اور خوبصورتی ظاہر ہوتی ہے (صفحہ ۱۸)

(۹) اگر موقعہ اور محل کو مدنظر نہ رکھا جائے تو اعلیٰ سے اعلیٰ بات اور چیزیں بہت بری بن جاتی ہیں۔ (صفحہ ۱۹)

(۱۰) یاد رکھو حضرت مسیح (علیہ السلام) کی شریعت منسوخ ہو گئی ہے۔ مگر ان کی یہ نصیحت منسوخ نہیں ہوئی۔ کہ اے بھائی دوسرے کی آنکھ کا تنکا دیکھنے سے قبل اپنی آنکھ کا شہتیر دیکھ۔ (صفحہ ۱۷)

(۱۱) کسی کا اخلاص ایثار اور قربانی سے ظاہر ہوتا ہے (صفحہ ۲۸)

(۱۲) میں نے کئی خطبوں میں بتایا ہے کہ جب کوئی شخص سلسلہ کے خلاف کوئی بات کہتا ہے۔ اور کوئی نقص یا برائی بتاتا ہے۔ تو اس بات کو تحقیقات کے لئے میرے پاس لانا چاہیئے۔ (صفحہ ۳۰)

(۱۳) اگر کوئی بری بات سنی بھی جائے۔ تو نیک ظنی کو ترک نہ کیا جائے۔ کیونکہ اگر وہ برائی ثابت ہو جائے۔ تو نیک ظنی ترک کرنے میں کوئی برائی نہیں۔ لیکن اگر ثابت نہ ہو تو انسان دوہرا مجرم بنتا ہے۔ ایک تو یہ کہ اس نے بدظنی کی۔ اور دوسرے یہ کہ ایک بے گناہ پر الزام لگا کر اس کا دل دکھانے کا جرم کیا۔ (صفحہ ۳۲)

(۱۴) مومن کا پہلا کام یہ ہے کہ جس کے متعلق کوئی بات سنے اسے کہے۔ پھر جو ذمہ دار آدمی ہیں انہیں تحقیقات کے لئے لکھے۔ (۳۰)

(۱۵) شریعت نے یہ طریق رکھا ہے کہ جو شخص کوئی الزام لگائے اس کے متعلق بدظنی ہونی چاہیئے۔ اور جس پر الزام لگے اس کے لئے حسن ظنی (صفحہ ۳۲)

(۱۶) الزام لگانے والے خود کسی نہ کسی بات میں مجرم ہوتے ہیں۔ اور وہ شرارت سے دوسروں پر الزام لگاتے ہیں (صفحہ ۳۵)

(۱۷) جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ کا مقابلہ کسی اور کی تحریروں سے کرتا ہے۔ اس کے لئے حرام ہے کہ کسی قسم کا چندہ دے۔ مجھے تو اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جوتی کا ٹکڑا بھی ملیگا۔ تو میں اسے خرید لونگا (صفحہ ۳۸)

(۱۸) حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے تھے۔ اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بروز ہو کر آئے تھے۔ اس لئے آپ کے قلم سے نکلا ہوا ایک ایک نقطہ دنیا کی ساری کتابوں اور تحریروں سے بیش قیمت ہے۔ اور اگر کبھی یہ سوال پیدا ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر کی ہوئی ایک سطر محفوظ رکھی جائے یا سلسلہ کے سارے مصنفین کی کتابیں تو میں کہوں گا۔ آپ کی ایک سطر کے مقابلہ میں یہ ساری کتابیں مٹی کا تیل ڈال کر جلا دینا گوارا کرونگا۔ مگر اس سطر کو محفوظ رکھنے کے لئے اپنی انتہائی کوشش صرف کرونگا۔ ہماری کتابیں کیا ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔ اس کی تشریحیں ہیں۔ اور تشریحیں کرنے والے اور بھی پیدا ہو سکتے ہیں مگر پھر نبی نہیں آسکتا۔ اور اس قوم میں سے ہرگز نہیں آسکتا۔ جس نے پہلے نبی کی قدر نہ کی ہو۔ (صفحہ ۳۹)

خاکسار: عبدالحمید آصف واقف زندگی

"اللہ تعالےٰ نے آجکل مشینوں میں برکت دی ہے" (حضرت امیر المؤمنین)

اس لئے

بچپن ہی سے مشنری کیطرف رجحان پیدا کیا جائے

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ نے گذشتہ سال خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر تقریر کے دوران میں فرمایا "اللہ تعالےٰ نے آجکل مشینوں میں برکت دی ہے۔ جو شخص مشینوں پر کام کرنا جانتا ہو وہ کسی جگہ بھی چلا جائے اپنے لئے عمدہ گزارہ پیدا کر سکتا ہے۔ آجکل تمام قسم کے فوائد مشینوں سے وابستہ ہیں۔ جتنا مشینوں سے آجکل کوئی قوم دور ہوگی اتنی ہی وہ ترقیات میں پیچھے رہ جائیگی"

(الفضل ۲۱ جنوری ۱۹۴۶ء)

سکھوں ہی کو دیکھئے کسی جگہ چلے جائیں موٹر کار اور لاریوں کے ڈرائیور سکھ ہی نظر آئینگے سائیکل سواروں میں بھی انہی کی کثرت نظر آتی ہے۔ بندوق کارتوس۔ لاریاں سائیکل۔ نیز دیگر قسم کے لوہے کے سامان بنانے کے کارخانوں میں اکثریت سکھوں ہی کی ہے۔ سکھوں نے قومی رنگ میں اس کام کو اپنا لیا ہے۔ اور اسی کی وجہ سے مستقبل قریب میں جبکہ ہندوستانی صنعت کو فروغ حاصل ہوگا۔ ان کی تعداد سے زیادہ اہمیت ان کو حاصل ہوگی۔

سلسلہ کے نوجوانوں میں بھی مشنری سے دلچسپی پیدا کرنے کے لئے حضور نے انہیں لوہار ترکھان بھٹی اور دھونکنی کا کام سیکھنے نیز موٹر کار۔ لاری اور سائیکلوں کے کل پرزوں سے واقفیت حاصل کرنے اور موٹر ڈرائیوری سیکھنے کیطرف توجہ دلائی۔ تاکہ اس میدان میں بھی وہ اتنی ترقی کر جائیں کہ دوسری قوموں کے لئے باعث رشک ہوں۔

بچپن ہی سے انجینئرنگ سے لگاؤ پیدا کرنے اور بچوں کی ایسے رنگ میں تربیت کرنے کے لئے کہ بڑے ہو کر انکا میلان طبع خود بخود ان کاموں کی طرف ہو۔ میکینو کا سلسلہ نہایت مفید ہے۔ ایک ڈبے میں لوہے کی کچھ چیزیں بند ہوتی ہیں۔ جنہیں جوڑ کر بچے مختلف اشیاء بنا سکتے ہیں۔ اس سے نہ صرف بچوں کو مشنری سے دلچسپی پیدا ہوتی ہے بلکہ وہ منتشر اجزاء کو ایک نئی تشکیل اور تخلیق کے باعث ہوتے ہیں۔ اور اس طرح اس خوشی سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ جو کسی کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچا کر انہیں فطرتاً حاصل ہوتی ہے یہ احساس تکمیل اور کامیابی کا حصول علم النفس کے اعتبار سے ان میں مشکلات کو عبور کرنے کی نئی امنگ اور جوش پیدا کر دیتا ہے۔ اور اسطرح ان کی ہمت کو بلند کرنے کا باعث ہوتا ہے۔ پھر بچوں کو یہ دلچسپ شغل مشغول بھی رکھتا ہے۔ اور انہیں آوارگی کے برے اثرات سے محفوظ بھی رکھتا ہے۔ میکینو کے سلسلہ وار کئی مدارج ہیں۔ ابتداءً آسان اور پھر بتدریج مشکل۔ ہر ڈبہ میں راہنمائی کے لئے ایک کتاب ہوتی ہے۔ جس میں ان چیزوں کی شکلیں ہوتی ہیں۔ جو ان اجزا کو ملانے سے بن سکتی ہیں۔ بچوں کے سرپرستوں سے گزارش ہے کہ وہ بچوں کو ابھی سے مشنری کیطرف مائل کرنے کے لئے ان میں میکینو کے سلسلے رائج کریں۔

خاکسار: محبوب عالم خالد ایم۔ اے مہتمم اطفال

وقف زندگی ——— اور نوجوانانِ احمدیت کا فرض

موجودہ صدی ایک خاص اہمیت رکھتی ہے وہ یہ ہے کہ آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خدا تعالیٰ سے اطلاع پاکر دنیا کو بتایا تھا۔ کہ اسلام اپنے عروج کے بعد ایسی حالت میں ہو جائیگا۔ کہ اس کا نام ہی نام رہ جائیگا۔ اور اس کی روح مفقود ہو جائے گی۔ دہریت کا دَور دورہ ہوگا۔ اور توحید ڈھونڈے سے بھی نہ ملے گی۔ چنانچہ یہ نوشتہ پورا ہوا۔ اور عیسائیت پھیلی اور اسلام کو اس نے بُری طرح مجروح کیا۔ آریہ سماج نے اسلام کی تعلیم کو ملیا میٹ کر دینے کا پورا منصوبہ کر رکھا تھا۔ اور اپنا مقصود حاصل کرنے کے درپے تھا۔ کمیونزم اپنے پورے زوروں سے اسلام کو شکست فاش دے چکا تھا۔ اور میدان اپنے ہاتھ میں کر لیا تھا۔ پھر یہ کہ خود مسلمانوں نے بھی اپنی تعلیم کو بھلا دیا تھا۔ اور اسلام سے دور ہٹ گئے تھے۔ اسلام کی یہ کس مپرسی اور تنزّل اس کی صداقت کی ایک زبردست دلیل ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پیشگوئی فرمائی۔ کہ جب اسلام دشمنوں کے گھیرے میں آجائیگا۔ اور اس کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کی انتہائی کوشش کی جاوے گی۔ تو خدا تعالیٰ آپ کے مثیل کو پھر مبعوث فرمائیگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس ارشاد کے مطابق جب اس زمانہ میں اسلام کے تنزّل کی علامات ظاہر ہو چکیں۔ اور اسلام پر کس مپرسی کی حالت طاری ہو گئی۔ تو خدا تعالیٰ کا ایک فرستادہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا غلام ہم میں ظاہر ہوا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا لایا ہوا دین پھر سے زندہ ہونے اور اپنی کھوئی ہوئی شان و شوکت کو حاصل کرنے لگا۔ پس اس عظیم الشان نشان کے ظاہر ہونے کی وجہ سے موجودہ زمانہ ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس زمانہ میں گذشتہ انبیاء اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق عین وقت پر تشریف لائے۔ زمانہ اپنے حالات کے پیش نظر آپ کی آمد کا منتظر تھا۔ اسلام کی حالت پکار پکار کر آپ کے وجود کی ضرورت کو محسوس کر رہی تھی۔ اور مسلمانوں کا اپنے مذہب کی تعلیم سے روگردان ہو جانا آپ کی آمد کا پیش خیمہ تھا۔ سو خدا تعالیٰ کا برگزیدہ رسول ہم میں آیا اور محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم نے اس کو پہچانا اور اس کے قدموں پر حاضر ہونے کی توفیق پائی۔ اور ہم نے اس کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی اہمیت کسی سے مخفی نہیں۔ اور ان کے خدام ہونے کی حیثیت میں ہماری ذمہ واری بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ ہمیں تمام دنیا سے برسرپیکار ہونا ہے۔ اسلام کی کھوئی ہوئی عظمت کو دوبارہ حاصل کرنا ہے۔ اور اس کی تعلیم کو نہ صرف صحیح رنگ میں پیش کرنا ہے۔ بلکہ تمام اکناف عالم میں اس کی اشاعت کرنا مقصود ہے۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ جب تک ہم دیوانہ وار اس کام کے لئے اپنے آپ کو پیش نہ کریں۔ اس وقت تک نہ صرف یہ کہ اسلام کا زندہ ہونا ناممکن ہے۔ بلکہ ہم اپنے فرض منصبی میں کوتاہی کرنے والے ٹھہریں گے۔ اور خدا تعالیٰ کے حضور مجرم ہوں گے۔

پھر خدا تعالیٰ کا ہم پر خاص فضل اور احسان ہے۔ کہ اس نے ہمیں مسیح موعودؑ کے ذریعہ پسر موعود کا نشان عطا فرمایا۔ جو اس زمانہ میں ہم نے خود دیکھا۔ ان نشانوں کی وجہ سے یہ زمانہ نہایت ہی بابرکت زمانہ ہے۔ جس کے پانے کے لئے سینکڑوں صلحاء اور اولیاء اپنے دلوں میں حسرت لئے اس جہان سے کوچ کر گئے۔ پس ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اپنی ذمہ واریوں کا احساس کریں۔ اور خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنی جانوں کو خدمت اسلام کے لئے پیش کریں۔ خدا تعالیٰ کے موعود مسیح کا موعود خلیفہ دین اسلام کے لئے ہمیں پکارتا ہے کہ آؤ اور اپنی زندگیاں خدمت اسلام کے لئے پیش کر دو تا اسلام کی شاندار عمارت جو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بنائی تھی۔ اور آج وہ عمارت مسمار ہو چکی ہوئی ہے۔ دوبارہ اپنی شان و شوکت کے ساتھ بنائی جائے۔ اسلام کی موجودہ حالت پکار پکار کر کہہ رہی ہے۔ کہ ضرورت ہے اس بات کی کہ نوجوان آگے آئیں۔ اور اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے تیار رہوں اور اپنے خون سے باغ اسلام کے پودوں کو سینچیں تا پھر سے گلستانِ احمدؐ سرسبز و شاداب نظر آئے۔ ہمارا بیعت کے وقت یہ عہد کرنا کہ "ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے"۔ آج ہمیں ایفاء وعدہ کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ لیکن ہم نے ابھی تک اپنے عمل سے یہ ثابت نہیں کیا۔ کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہم نے ابھی تک اپنی جانوں کو خدمت دین کے لئے پیش نہیں کیا۔ کیا ہمیں اس بات میں شک ہے۔ کہ اسلام دوبارہ زندہ ہوگا۔ کیا ہم نے اپنا وعدہ دکھلاوے کی غرض سے کیا تھا۔ اور کیا ہمیں خدا تعالیٰ کے نبی اور اس کے موعود خلیفہ کی آواز پر یقین نہیں۔ کہ ان کی آواز خدا تعالیٰ کی آواز ہے۔ پس ہم سے ہر شخص یہی کہے گا کہ ہرگز ایسا نہیں اور ہمیں ان تمام باتوں پر ایسا ہی یقین ہے جیسا کہ موت پر پھر کیا وجہ ہے کہ ہم پر کیوں کسی بات کا اثر نہیں ہوتا۔ مصلح موعود ہم کو بلاتا ہے۔ اور بار بار خدمت دین کے لئے جانوں کا مطالبہ کرتا ہے۔ مگر ہم ابھی تک غفلت اور سستی کے نشہ میں مخمور ہیں۔ اور اپنے فرض منصبی کو ادا کرنے میں کوتاہی سے کام لے رہے ہیں۔

اس وقت حق اور باطل کے درمیان ایک زبردست اور آخری جنگ لڑی جا رہی ہے۔ باطل اپنی پوری طاقت سے اسلام پر حملہ آور ہے۔ اور اگر فضل خداوندی شامل حال نہ ہو۔ تو میدان باطل کے ہاتھ ہی رہیگا۔ لیکن یہ ناممکن ہے۔ کہ باطل کی فتح ہو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی غیرت کبھی برداشت نہیں کر سکتی۔ کہ حق شکست کھا جائے۔ مشیتِ ایزدی نے یہ فیصلہ کر رکھا ہے۔ کہ اس کا دین کل باطل ادیان پر غالب آئے۔ اور باطل کا سر نیچا ہو۔ غلبہ تو اسی نے دینا ہے۔ ہماری تو صرف لہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہونے والی بات ہے۔ پس کتنا ہی بد قسمت ہوگا وہ شخص جو لہو لگا کر بھی [illegible] کہ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ضرور پورا ہو کر رہیگا۔ اور اسلام کا جھنڈا ساری دنیا پر لہرائے گا۔ لیکن یہ ہماری خوش قسمتی ہوگی۔ کہ ہم یہ بات اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ ہم سب کے سب اپنی جانوں کو اپنے آقا کے حضور پیش کر دیں۔ اور ہم سے کوئی بھی ایسا نہ ہو۔ جو پیچھے رہ جائے۔ اب تک یہ خدا کا وعدہ پوری آب و تاب سے دنیا نے پورا ہوتے نہیں دیکھا۔ اگرچہ اس کے آثار نظر آرہے ہیں۔ لیکن اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ہم نے غفلت کی اور اپنی غفلت کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے وعدوں کو التواء میں ڈال دیا۔ اب بھی موقعہ ہے کہ ہمارے گناہوں کی تلافی ہو جائے۔ صرف ضرورت ہے ایک عزم کی اور ضرورت ہے ایک ہمت کی۔ اے نوجوانانِ احمدیت! اٹھو اور ایک نیا جوش اور ایک نیا ولولہ لیکر اٹھو۔ تمہارا آقا تمہیں بلاتا ہے۔ اپنی جانیں پیش کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہو جاؤ۔ تا تم خدا تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو کر جاؤ۔ سنو اور غور سے سنو! مصلح موعود تم میں موجود ہے۔ وہ تمہیں جہاد کی طرف بلاتا ہے۔ آؤ اور اس میں شامل ہو جاؤ۔ اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بن جاؤ۔ آؤ اور اس چند روزہ دنیوی زندگی کے بدلے آخرت کی ابدالآباد کی زندگی حاصل کر لو۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ تم پر اپنا فضل کرے۔ اس لئے وہ تم کو اپنی طرف بلاتا ہے۔ اس نے تمہارے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے ہیں۔ آؤ اور اس میں داخل ہو جاؤ۔ وہ تم پر اپنے فضلوں کی بارش کرنا چاہتا ہے۔ تم دیر کر کے اس کو پیچھے کیوں ڈالتے ہو۔ خدا تعالیٰ تمہارے گھر پر آیا ہے۔ تا وہ تمہیں گود میں لے لے۔ کیوں تم دروازہ نہیں کھولتے۔ اور کیوں اس کے وعدوں کو اپنی غفلت اور کوتاہی سے التواء میں ڈالتے ہو۔ اٹھو اور خدا تعالیٰ سے لپٹ جاؤ۔ تا وہ تم پر رحم کرے اور نعمتوں سے نواز دے۔ تا یہ دنیا امن کا گہوارہ بن جائے۔ اور ہر شخص تکالیف سے نجات پاکر اپنے آپ کو جنت میں پائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ آمین۔

مہتمم تربیت و اصلاح مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

زندگی کی آخری گھڑیوں میں ایک احمدی خاتون کا مومنانہ استقلال

موضع سچاکرہ داخلی مانسہرہ ضلع ہزارہ مانسہرہ سے ایک میل دور جانب شمال واقعہ ہے اس گاؤں میں میری اراضیات بھی ہیں۔ ایک ایک مرتبہ میں نے اپنی زمین میں مزارعہ کا مکان بنایا۔ گاؤں والوں نے تعاون کر کے مکان تو بنا دیا۔ مگر مکان بن چکنے کے بعد فوراً راستہ مکان تمام گاؤں نے متفقہ طور پر مسدود کر دیا۔ میں اُن کے پاس شرفا کا جرگہ لے گیا۔ جرگہ میں ایک شخص جو باعتبار رشتہ ان کا دادا تھا وہ بھی شامل تھا۔ گاؤں والوں نے جرگہ والوں کو اپنے دادا سمیت یہ جواب دیا کہ تم تو بجائے خود اگر اللہ میاں خود بھی آجائیں تو ہم راستہ نہ کھولیں گے۔ مجبوراً جرگہ کو واپس ہونا پڑا۔ حالانکہ جرگہ والے اس موقعہ پر اپنی بے نیل مرام واپسی پر پردہ ڈالنے کے لئے مجھ سے قریباً یکصد روپیہ بھی ان کو دلانے پر مستعد تھے۔ انصافاً وہ اس کے حق دار نہ تھے۔ مگر انہوں نے یکصد روپیہ لینا بھی پسند نہ کیا۔ کیونکہ ایک احمدی کو جتنی اذیت پہونچائی جائے اسے وہ موجب ثواب سمجھتے تھے۔ بالآخر میں نے استغاثہ دائر کیا۔ تحصیلدار صاحب کے موقعہ دیکھتے ہی وہ لوگ پھر خود بخود درست ہوگئے اور راستہ گذر فوراً کھول دیا۔ اللہ میاں کا اونے بندہ ہی کھڑا ہوا تھا کہ کام بن گیا اس کے بعد خدا تعالےٰ نے اسی گاؤں میں انہی لوگوں سے ایک احمدی بنا دیا۔ چنانچہ محمد عمر خانصاحب سنگاپور میں شاہ محمد صاحب دانوی مبلغ جاوا سماٹرا کے ذریعہ احمدی ہوئے اور ان کی باقیماندہ تربیت مولوی غلام حسین صاحب ایاز مجاہد تحریک جدید کے ذریعہ ہوئی۔ اور جنگ سے قبل محمد عمر خانصاحب معہ عیال واپس سچاکرہ میں آ گئے۔ ان کے آنے پر گاؤں والوں نے ان کا بائیکاٹ کر دیا۔ سقا بند کر دیا۔ باقی تعاون بھی ہٹا دیا۔ محمد عمر خانصاحب نے بڑی ثابت قدمی دکھلائی پانی خود لانے لگے۔ اسی دوران میں ان کا ایک لڑکا اور ایک لڑکی یکے بعد دیگرے فوت ہو گئے۔ بائیکاٹ بدستور تھا۔ مگر جماعت مانسہرہ نے تدفین میں امداد دی۔

ملک محمد عمر خانصاحب کی بیوی دق کے عارضہ سے بیمار تھی۔ جب وہ بہت کمزور ہوگئی تو گاؤں والوں نے اسے خفیہ طور پر اکسایا کہ وہ اگر احمدیت سے تائب ہوجائے تو وہ اس کا جنازہ پڑھیں گے اور قبر پر جہلم تک قرآن شریف بھی پڑھائیں گے اور خیرات بھی کریں گے۔ مگر اس مومنہ نے ان کو صاف جواب دیا حتّٰی کہ اپنے خاوند کو گواہ رکھ کر ان لوگوں کے نمائندوں کو پھر بلا کر خاوند کے روبرو اپنی احمدیت کا اظہار کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر ایمان رکھنے کا علی الاعلان اقرار کیا۔ اس کے بعد گاؤں والے بالکل مایوس ہوگئے ۲۷ ماہ اپریل ۱۹۴۶ء کی شام کو محمد عمر خان صاحب کی رفیقہ حیات کا انتقال ہوگیا۔ گاؤں والے فوراً ادھر ادھر بکھر گئے کہ کوئی مدد نہ دے۔ مگر ان کی مخالفانہ کوشش کے باوجود قریباً چودہ پندرہ اشخاص نے تعاون کیا۔ اور دوسرے دن دس بجے جنازہ دفن کیا گیا۔ میں نے علی الصباح جماعت دیب گراں کو اطلاع دیدی تھی۔ پندرہ سولہ افراد مانسہرہ و دیب گراں و مضافات کے اکا دکا شامل ہوئے۔ اس موقعہ پر جمعدار فضل احمد صاحب احمدی ٹیکسلا سے آئے ہوئے تھے وہ بھی جنازہ میں شامل ہوئے۔ انہوں نے کمال اخلاص کا ثبوت دیا۔ دیگر جملہ احباب جو شریک جنازہ ہوئے مستحق شکریہ ہیں۔

مرحومہ اس گاؤں کی رہنے والی تھیں۔ جب محمد عمر خانصاحب سنگاپور میں احمدی ہوئے تو اس کے والدین اور دوسرے رشتہ داروں نے مرحومہ کو اکسایا کہ اب تو احمدی کے گھر آباد نہ ہو۔ مگر وہ بڑی فراست والی خاتون تھیں کسی کی نہ مانی۔ اور ملک محمد عمر خانصاحب کے بلانے پر اپنے ایک عزیز کا عیال جو سنگاپور جا رہا تھا ساتھ سنگاپور چلی گئیں۔ اور وہاں جا کر بیعت بھی کر لی جب وہ خاوند کے ساتھ واپس وطن آئیں۔ تو مخالفت کے طوفان سے ذرا بھی نہ گھبرائیں۔ اور ہمیشہ خاوند کا ساتھ بہادرانہ رنگ میں دیا خاص طور پر زندگی کی آخری گھڑیوں میں جو شیطانی حملہ اس پر کیا گیا۔ اس میں خدا تعالیٰ نے اسے شاندار کامیابی عطا فرمائی۔ احباب و خواتین جماعت مرحومہ کے بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔ اس کے دو چھوٹے بچے اور ایک لڑکی نابالغہ پسماندگان ہیں سب کی بہتری کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ ملک محمد عمر خانصاحب کی بہتری کیلئے دعا فرمائی جائے۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں صبر اور اطمینان قلب عطا کرے۔

خاکسار۔ محمد عرفان احمدی اپیل نویس و کرسی نشین مانسہرہ

تبلیغی کارگذاری کی سالانہ رپورٹیں بھجوائیں

جملہ مبلغین نظارت دعوۃ و تبلیغ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جیسا کہ انہیں معلوم ہے صدر انجمن احمدیہ کا سال آخر اپریل ۱۹۴۶ء کو ختم ہو چکا ہے۔ اس لئے وہ اپنی اپنی سالانہ کارگذاری کی رپورٹ نظارت ہذا میں ہفتہ عشرہ کے اندر اندر بھیج دیں۔ جس میں مندرجہ ذیل امور کا ذکر ہونا چاہئے۔ تبلیغی حلقہ۔ دوران سال میں کتنا عرصہ کام کیا اور کتنا عرصہ رخصت پر رہے۔ تعداد مناظرات۔ تعداد لیکچر۔ تعداد دورہ کردہ مقامات۔ تبلیغ افراد بذریعہ ملاقات (تعداد) تربیتی و تبلیغی درس (تعداد) تعداد میل سفر کردہ۔ تعداد بیعت۔ دوسری نظارتوں کے جو کام کئے ان کی تفصیل۔

ناظر دعوت و تبلیغ

تعلیمی وظائف کے متعلق اعلان

تعلیمی وظائف کی درخواستیں ۲۵ مئی ۱۹۴۶ء تک مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ مرکزی درسگاہوں (تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ جامعہ احمدیہ۔ مدرسہ احمدیہ۔ نصرت گرلز سکول) کے افسران کے نام آجانی چاہئیں۔ قواعد کے ماتحت مندرجہ ذیل علاقہ وار تقسیم کے مطابق وظائف منظور کئے جاتے ہیں (۱) قادیان ۳۰ فیصدی (۲) باقی پنجاب ۴۰ فیصدی (۳) بنگال و آسام ۳ فیصدی (۴) سرحد افغانستان ۲ فیصدی (۵) باقی ہند ۱۰ فیصدی (۶) بیرون ہند ۵ فیصدی (۷) ریزرو ۱۰ فیصدی۔

ناظر تعلیم و تربیت

برائے توجہ مجالس خدام الاحمدیہ ۔۔۔ تعلیم الاسلام کالج میں داخلہ کی اہمیت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز احباب جماعت کو اس بات کی تحریک کرتے ہوئے کہ اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم کے لئے تعلیم الاسلام کالج میں بھجوائیں فرماتے ہیں:

"ہر وہ احمدی جس کے شہر میں کالج نہیں وہ اگر اپنے لڑکے کو کسی اور شہر میں تعلیم کے لئے بھیجتا ہے تو وہ کمزوری ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے بلکہ میں کہوں گا کہ ہر وہ احمدی جو توفیق رکھتا ہے کہ وہ اپنے لڑکے کو تعلیم کے لئے قادیان بھیج سکے۔ خواہ اس کے گھر میں ہی کالج ہو۔ اگر وہ نہیں بھیجتا اور اپنے ہی شہر میں تعلیم دلواتا ہے۔ تو وہ بھی کمزوری ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے" (الفضل ۲۰ مئی ۱۹۴۴ء)

نیز فرماتے ہیں:۔

"ہمارا کالج درحقیقت دنیا کی ان زہروں کے مقابلے میں ایک تریاق کا حکم رکھتا ہے جو دنیا کے مختلف ملکوں اور مختلف قوموں میں سائنس فلسفہ اور دوسرے علوم کے ذریعہ پھیلائی جارہی ہیں" (الفضل ۲۱ مئی ۱۹۴۴ء)

احباب جماعت کا فرض ہے کہ اپنے پیارے امام کے مندرجہ بالا ارشاد کو پیش نظر رکھیں۔ تمام قائدین و زعمار مجالس خدام الاحمدیہ اس معاملہ میں اپنے سیکرٹریان تعلیم کے ذریعہ سے خاص طور پر تعاون فرمائیں کہ حضور کا مندرجہ بالا ارشاد تمام احباب جماعت تک پہنچ جائے۔ نیز قائدین کرام انفرادی رنگ میں بھی احباب جماعت کو تحریک کریں کہ اپنے بچوں کو ضرور اعلیٰ تعلیم دلوائیں اور اس تعلیم کے حصول کے لئے ان کو تعلیم الاسلام کالج میں بھجوائیں۔ حضور کے ارشاد کے بعد اور کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ امید ہے ابراہیمی پرندے اس ابراہیمی آواز پر لبیک لبیک کہتے ہوئے اپنے مرکز میں جمع ہو جائیں گے۔ دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی

۲ اعلان نکاح

ڈاکٹر عبد الکریم ولد ڈاکٹر محمد دین بھیری حال بھلوال کا نکاح مسماۃ سرور بیگم دختر میاں شمس الدین صاحب احمدی سکنہ ٹوڈیکی ضلع گجرات سے بالعوض مبلغ پانصد روپیہ حق مہر مورخہ ۱۲ / ۴ / ۴۶ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ جانبین کیلئے یہ رشتہ مبارک اور بابرکت ہو

راقم۔ ایم۔ ڈی۔ کریم احمدی بھلوال

اعلان نکاح

الحمد للہ میری لڑکی مسماۃ بلقیس فاطمہ کے نکاح کا اعلان خواجہ شمس الدین ولد خواجہ معین الدین صاحب محلہ دار الرحمۃ قادیان کے ساتھ بعوض ایکہزار روپے مہر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مسجد نور میں بعد نماز ظہر ۲۰ اپریل ۱۹۴۶ء مطابق ۱۷ جمادی الاول ۱۳۶۵ھ کو اپنی زبان مبارک سے فرمایا۔ ذہے قسمت۔ مولوی حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری سابق مبلغ بمبئی میری طرف سے وکیل تھے۔ احباب دعا فرمائیں

محمد حسن اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر نیمچ ریاست گوالیار

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

دہلی ۱۵ مئی۔ آج شام کو نواب زادہ لیاقت خاں جنرل سیکرٹری مسلم لیگ اور سردار پٹیل سر سٹیفورڈ کرپس سے ملاقات کریں گے۔ مولانا آزاد اور مسٹر محمد علی جناح کل وزارتی مشن سے ملیں گے۔

دہلی ۱۵ مئی۔ خان عبد الغفار خاں، پنڈت نہرو اور گاندھی جی آج شملہ سے دہلی پہنچ گئے۔ ۱۷ مئی کو کانگرس کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس دہلی میں منعقد ہو رہا ہے۔ مسٹر سرت چندر بوس کو جو سنٹرل اسمبلی کی کانگرس پارٹی کے لیڈر ہیں خاص طور پر اس اجلاس میں مدعو کیا گیا ہے۔

شملہ ۱۵ مئی۔ آج صبح پنجاب کے وزرا ملک خضر حیات خاں وزیر اعظم۔ لالہ بھیم سین سچر۔ چوہدری لہری سنگھ اور سردار بلدیو سنگھ نے قریباً ڈیڑھ گھنٹہ صدر کانگرس مولانا آزاد سے پنجاب کے معاملات کے متعلق گفتگو کی۔

واشنگٹن ۱۵ مئی۔ مسٹر ہربرٹ ہوور آج غذائی صورت حالات کے متعلق صدر ٹرومین اور اناج کے ماہرین سے گفتگو کر رہے ہیں۔ صدر ٹرومین سے آپ اس سے پہلے بھی ملاقات کر چکے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ صدر نے ہندوستان کو اناج دینے کے متعلق مسٹر ہوور کی سکیم کی تائید کی ہے۔

لکھنؤ ۱۵ مئی۔ یو پی گورنمنٹ نے ایک اعلان کے ذریعہ علی گڑھ میونسپلٹی کے علاقہ کو شورش زدہ علاقہ قرار دیدیا ہے۔

کراچی ۱۵ مئی۔ پولیس نے مقامی کانگرس کمیٹی کے دفتر پر چھاپہ مارا۔ اور سیوا سنگھ سے متعلق کاغذات پر قبضہ کر لیا۔

پیرس ۱۵ مئی۔ آج وزرائے خارجہ کی کانفرنس کا اجلاس پھر منعقد ہوگا۔ جس میں اس امر کا فیصلہ کیا جائے گا کہ امن کانفرنس کا اجلاس یکم جولائی کو منعقد کیا جائے یا ۱۵ جولائی کو۔

ٹوکیو ۱۴ مئی۔ جنرل ٹوجو سابق وزیر اعظم جاپان اور ۲۷ جاپانی جرنیلوں اور افسروں کے خلاف مقدمہ کی آج پھر سماعت ہوئی۔ ملزموں کے وکیل نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جب تک ٹریبونل میں ان ممالک کے نمائندے ہیں جنہوں نے جاپان کو شکست دی اس وقت تک ملزموں کو انصاف کی قطعاً کوئی امید نہیں ہے۔

پیرس ۱۴ مئی۔ روسی حلقے وثوق کے ساتھ کہہ رہے ہیں کہ اگر مغربی طاقتوں نے روس کے مطالبات تسلیم نہ کئے تو پیرس کانفرنس کا ایک دو روز میں ٹوٹنا یقینی ہے۔ روس نو آبادیوں اور تاوان جنگ کے مسئلوں میں کافی جھک چکا ہے۔ اب امریکہ اور برطانیہ کو بھی نیک نیتی کا ثبوت دینے کے لئے کچھ جھکنا چاہیئے۔

دہلی ۱۵ مئی۔ جمعہ کو ۸½ بجے وائسرائے ہند لارڈ ویول ایک اہم تاریخی تقریر نشر کریں گے۔

شملہ ۱۵ مئی۔ مسٹر جناح جون کے دوسرے ہفتہ تک شملہ ہی میں قیام کریں گے۔ البتہ بعض سیاسی مصالح کے ماتحت چند روز کے لئے دہلی جائیں گے۔

دہلی ۱۵ مئی۔ وزارتی مشن نے اکالی لیڈر سردار بلدیو سنگھ کو ملاقات کے لئے مدعو کیا ہے سردار صاحب آج دہلی روانہ ہو گئے ہیں۔

واشنگٹن ۱۴ مئی۔ قحط کمیٹی کے صدر مسٹر ہوور نے قحط زدہ علاقوں کا دورہ کرنے کے بعد یہ رپورٹ پیش کی ہے کہ بحیرہ ہند کے ممالک کو ۲۰ ستمبر تک کم سے کم ۲۹ لاکھ ٹن اناج کی ضرورت ہے۔ دنیا بھر میں آئندہ پانچ ماہ میں ۷۶ لاکھ ٹن اناج کی کمی ہوگی۔

یروشلم ۱۴ مئی۔ کل ۸۰ سو یہودی اس الزام میں گرفتار کر لئے گئے کہ وہ ناجائز طور پر فلسطین کی سرزمین میں داخل ہونے کی کوشش کر رہے تھے۔

الہ آباد ۱۴ مئی۔ کل پولیس نے موراج بھون (کانگرس ہاؤس) پر چھاپہ مارا اور وہاں سے [illegible] سیوا دل کی کچھ فائلیں اپنے قبضہ میں کر لیں۔

قاہرہ ۱۴ مئی۔ قاہرہ یونیورسٹی کے سابق ڈائرکٹر نے ایک بیان میں کہا کہ قاہرہ کے ستر فیصدی لوگ اپنے ملک کی حفاظت کے لئے اسلحہ اٹھانے کی بھی طاقت نہیں رکھتے کیونکہ یا تو وہ بیمار ہیں اور یا خوراک کی کمی کی وجہ سے از حد کمزور ہیں۔ آپ نے مزید کہا کہ نہر سویز کی حفاظت کے لئے مصر کمزور ترین ملک کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتا۔

شیلانگ ۱۴ مئی۔ آسام کی کانگرسی وزارت نے ہزاروں مسلم نو آباد کاروں کو محفوظ چراگاہوں سے خارج کر دیا ہے۔ خارج شدہ نو آباد کاروں کو سخت تکالیف کا سامنا ہے۔ آسام مسلم لیگ نے ایک کمیٹی قائم کی ہے جو اس سلسلہ میں قانونی چارہ جوئی کرے گی۔

شملہ ۱۴ مئی۔ اب قطعی طور پر معلوم ہو گیا ہے۔ کہ وزارتی مشن کے ہندوستان سے رخصت ہونے سے پہلے عارضی حکومت کے قیام کا اعلان ضرور ہو جائیگا۔ ارکان کے نام زیر بحث آچکے ہیں۔ اور غالباً انہیں منظور بھی کر لیا گیا ہے۔

لندن ۱۴ مئی۔ ہندوستانی کرکٹ ٹیم نے سرے کی انگریزی کرکٹ ٹیم کو [illegible] وکٹوں پر شکست دیدی۔

قاہرہ ۱۴ مئی۔ مصری وزیر اعظم نے بتایا کہ برطانوی سپاہیوں نے بارکیں خالی کرنا شروع کر دی ہیں۔

اسکندریہ ۱۴ مئی۔ مصر کے شاہ فاروق نے کل سابق شاہ اٹلی سے ملاقات کی۔

شنگھائی ۱۴ مئی۔ چینی جنگی جرائم کی تحقیقاتی کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ آٹھ سال کے عرصہ جنگ میں جاپانیوں نے دو کروڑ چینیوں کو موت کے گھاٹ اتارا۔ اور بیس کروڑ کو نقصان پہنچایا۔

کراچی ۱۴ مئی۔ کل رات ۱۰ مسلح حملہ آوروں نے لاہور اور کراچی کی مین لائن کے ایک سٹیشن کو لوٹ لیا۔ ریلوے کے سٹاف میں سے متعدد کو مجروح کیا۔ ایک کو ہلاک کر دیا۔ سٹیشن کو آگ لگا دی۔ اور نقدی لے کر بھاگ گئے۔

نیویارک ۱۴ مئی۔ یہودیوں کے لیڈر نے ایک بیان میں کہا کہ امسال یا آئندہ سال فلسطین میں ایک عارضی یہودی گورنمنٹ قائم کر دی جائے گی۔ اگر اس کی راہ میں کوئی رکاوٹ ڈالی گئی۔ تو طاقت کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا جائیگا۔ اس گورنمنٹ کا پہلا قدم یہ ہوگا۔ کہ پہلے ہی سال ایک لاکھ یہودیوں کو فلسطین میں آبادی کرنے کی کوشش کی جائے۔ آپ نے مزید کہا کہ اگر برطانوی حکومت نے ہماری گورنمنٹ کو تسلیم نہ کیا۔ تو ہم اس کے خلاف بھی جدوجہد کرینگے۔ دراصل برطانیہ نے یہودیوں کے ساتھ جو مواعید کر رکھے تھے ابھی تک صریحاً خلاف ورزی کی جا رہی ہے

دہلی ۱۴ مئی۔ طیاروں کے انجن بنانے والی ایک برطانوی کمپنی کے صدر نے بتایا۔ کہ جیٹ سے چلنے والے طیارے ۵۱۶ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پچاس مسافروں کو سات گھنٹوں میں لنڈن سے نیویارک پہنچا دیا کریں گے۔

دہلی ۱۴ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندوستان میں کاغذ بنانے کے لئے بائیس کارخانے ہیں۔ جن میں ایک لاکھ ٹن سالانہ کاغذ تیار ہوتا ہے۔

لنڈن ۱۴ مئی۔ برطانوی وزیر اعظم مسٹر اٹیلی جمعرات کو ہندوستان کے متعلق ایک اہم بیان دیں گے۔ اور آن اقدام پر روشنی ڈالیں گے۔ جو گول میز کانفرنس کے بعد ضروری سمجھے گئے ہیں۔ غالباً اس دن وائسرائے لاہور وز پریذیڈنٹ ریڈیو پر تقریر کریں گے۔ نیز ان کی لیڈروں کے ساتھ جو خط و کتابت ہوئی۔ وہ بھی شائع کر دی جائے گی۔

دہلی ۱۴ مئی۔ عارضی گورنمنٹ کے متعلق مسلم لیگ کے ذمہ دار لیڈر بالکل خاموش ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وزارتی مشن کے اعلان کے بعد وہ اپنے رویہ کا اعلان کریں گے۔ مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کو ہدایت کر دی گئی ہے۔ کہ وہ قلیل نوٹس پر دہلی آنے کیلئے تیار رہیں۔

لاہور ۱۵ مئی۔ لاہور میں ایک عرصہ سے ۱۴۴ نافذ ہے۔ حال ہی میں اس کی میعاد ختم ہو رہی تھی۔ مگر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مزید ایک ماہ کیلئے اس میں توسیع کر دی ہے۔

بمبئی ۱۴ مئی۔ حکومت بمبئی نے قحط کے انسداد کے لئے [illegible] لاکھ روپے کی رقم منظور کی ہے۔ اس رقم سے سستے داموں پر غلہ فروخت کرنے کا انتظام کیا جائے گا۔ نیز قحط زدہ لوگوں کو روزگار مہیا کرنے کے لئے بھی انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

کلکتہ ۱۴ مئی۔ اس ہفتہ کلکتہ میں ہیضہ کی کوئی بڑی واردات نہیں ہوئی۔ البتہ فاقہ کشی سے ایک موت واقع ہو گئی ہے۔

۲۴ مئی بروز جمعہ سوا چھ بجے صبح وقار عمل منایا جائیگا انصار و خدام سے شرکت کی درخواست ہے (نائب ناظم وقار عمل)